AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 2 No. 4**(2022),1-17
https://almisbah.info/

ٹرانس جینڈر بل ۲۰۱۸ میں پائے جانے والے ابہام، مضمرات اور اسلامی نقطہ نظر: تحقیقی جائزہ

ANALYTICAL RESEARCH ON CONTRADICTIONS, IMPLICATIONS IN "TRANSGENDER ACT 2018" AND ISLAMIC PERSPECTIVE

*Raja Naweed Dawood

ABSTRACT

In this article, the Bill passed by legislation Assembly Pakistan in 2018 to keep the rights of Transgender persons. It seems sound when it comes to legislation on Eunuch (Khunsa), but there are different contradictions right from the bill's first page, which is all about transgender. An attempt is made to differentiate between intersex and transgender communities. The defined terms are not solely applicable to intersex people also, it seems like LGBT the community is protected by this bill. A series of contradictions in definitions make the bill ordinary. International human rights institutions have given their observations on this topic. Furthermore, when the constitution of Pakistan does not permit such a bill through its wide range of subsections. The other factor which will cause serious implications when the bill is taken as a tool to promote homosexuality is homosexual marriages. The term used in this Act "self-perceived identity" make the bill more vulnerable. On the other hand, there are clear distinctions between transgenders and Khunsa. When the terminologies included are wrong then their sect, their sections of the bill become null and void

Key Words: Transgender, Bisexual, LGBT, Sex, Gender.

مقدمہ

پاکستان دستوری طور پر اسلامی ریاست ہے اور اس ضمن میں جو بھی قانون سازی ہو گی، وہ اسلامی اصولوں کو کی روشنی میں ہو گی۔ پاکستان کے آئین کے مختلف آرٹیکلز میں یہ واضح ہے کہ کوئی بھی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو خلاف شریعت ہو۔ اسلام نے جہاں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا وہیں اس کے ذمہ دوسروں کی مدد، خیر خواہی کی تلقین بھی کی۔ "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ"۔[1] "اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔۔"۔ مخنث افراد بھی اللہ تعالی کی مخلوق ہے اور ان کا شمار بھی انسانوں میں

* Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Poonch, Rawalakot, Azad Kashmir

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

ہی کیا جاتا ہے۔ جہاں پر انہیں بد قسمتی سے معاشرے میں نظر انداز کیا جاتا ہے وہیں انہیں دیگر حقوق کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے۔ اس مقالہ میں قومی اسمبلی سے پاس کیے جانے بل "ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸" میں موجود ابہام کے ساتھ ممکنہ خدشات، تصریحات کے حوالے سے قابل عمل تجاویز شاملِ مقالہ ہوں گی۔

تعارف

پاکستان میں مخنث افراد کے لئے کوئی خاص قانون نہیں تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا اور آئے روز حقوق کیلئے احتجاج ہونے لگے۔ قومی اسمبلی میں اسی مناسبت سے ایک بل ۲۰۱۸ میں پاس کیا گیا جس کا نام "ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کا تحفظ ایکٹ ۲۰۱۸" ہے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ کے مندرجات

۱۸ مئی ۲۰۱۸ کو ٹرانس جینڈر (ماورائے صنف) افراد کی سہولت، حفاظت اور حقوق کے تحفظ اور ان کی فلاح و بہبود اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے معاملات کو فراہم کیا جانا ہے۔

> "To provide protection, relief and rehabilitation of rights of the transgenders persons and their welfare and for matters connect therewith and incidental thereto"[2]

یہ بل گیارہ صفحات پر مشتمل ہے، جب کہ سات سیکشنز (Chapters) ہیں۔ بظاہر اس کی توضیح یہ کی جاتی رہی ہے کہ یہ بل صرف خواجہ سراء افراد کیلئے ہے۔ جو معاشرے میں توجہ کے مستحق ہیں اور اس بل میں ان کے حقوق کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ Chapter I کی Subsection 2 کی ذیلی دفعہ (e) اظہار صنف (Gender expression) سے مراد کسی شخص کا اپنی صنفی شناخت اور اس صنفی شناخت کا اظہار ہے جو دوسرے اس کے بارے میں محسوس کرتے ہیں۔ ذیلی دفعہ (f) میں "جنسی شناخت" کا مطلب کسی شخص کا باطنی اور انفرادی احساس ہے جو بحیثیت مرد، عورت یا دونوں یا دونوں کا مرکب ہے جو کہ پیدائش کے وقت تفویض کردہ جنس سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ پھر اسی Section I کی ذیلی سیکشن ۲ کے حصہ N میں ٹرانس جینڈر کی تعریف کے ضمن میں تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔

"N" "Transgender Person" is a person who is:-

(i) Intersex (Khunsa) with the mixture of male or female genital features or congenital ambiguities; or

(ii) Eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excision or castration; or

(iii) Transgender man, transgender woman, Khwaja Sira, or any person whose gender identity and/or gender expressions differ from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth.[3]

درج بالا عبارات کے مطابق پہلی تعریف میں ماورائے صنف سے مراد ایسا شخص ہے جو خنثیٰ یعنی مخنث ہو۔ جو کہ مرد یا عورت کے جنسی خدوخال کا مرکب ہو اور جینیاتی ابہام ہو۔ دوسری عبارت کے مطابق ایک خواجہ سراء بوقت پیدائش مرد تھا لیکن Castration کے بعد اس کی جینیاتی ساخت تبدیل کر دی گئی ہو۔ (Castration کا مطلب ہے خصی کرنا)۔ تیسری عبارت کے مطابق ماورائے صنف مرد، ماورائے صنف عورت، خواجہ سراء یا کوئی بھی شخص، جس کا صنفی احساس معاشرتی اقدار اور تہذیبی توقعات ان کی پیدائش کے وقت سے مختلف ہوں۔

ان عبارات کو اگر بغور پڑھا جائے صرف پہلی شق میں مخنث کا ذکر کیا گیا ہو جو واقعتاً ایک جینیاتی پیدائشی مسئلہ ہے اور ایسے افراد کی تعداد بہت دنیا میں بہت ہی کم ہے۔ یونائیٹڈ نیشن آفیس آف دی ہائی کمیشنر آن ہیومن رائٹس کے مطابق مخنث افراد کی تعداد پوری دنیا میں ۱.۷ فیصد ہے اور اسی آفیس نے ٹرانس جینڈر اور مخنث کی تعریف ہی مختلف کی ہے۔[۴] درج بالا آفیس کے مطابق مخنث افراد ایسی جنسی خصوصیات کے حامل افراد ہوتے ہیں جن میں جینیاتی اور کروموسومز کی خصوصیات عام مرد یا عورت کی جنسی ساخت سے مختلف ہوتے ہیں۔ ماہرین کے اندازے کے مطابق 1.7 فیصد ایسے لوگ دنیا کی کل آبادی میں موجود ہیں جو مخنث افراد کی خصائل رکھتے ہیں۔ جب کہ دوسری جانب ٹرانس جینڈر کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے۔ ٹرانز کی اصطلاح کے بہت سے مفہوم اخذ کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ "ٹرانس ویمن" کو بحیثیت خاتون پہچانا جائے گا لیکن بوقت پیدائش وہ مرد تھے۔ اسی طرح "ٹرانس مین" بوقت پیدائش تو میل بمعنہ مرد تھے لیکن انکا ظاہری چال چلن، وضع قطع اور کردار مردوں کے مشابہہ بنا دیا جس سے انہیں "ٹرانس مین" کی صف میں شامل کیا گیا۔ ٹرانس جینڈر افراد ایسے افراد ہیں جن کی جنس اور صنف میں فرق ہو۔ یعنی جنس کے اعتبار سے وہ پیدائشی طور پر مرد یا خاتون کے اعضاء مخصوصہ کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں مگر ان کا لباس، کردار، آداب و اطوار اپنی جنس کے مخالف ہوں۔[۵]

Chapter II ٹرانس جینڈر افراد کی شناخت کا تعین

دفعہ ۳ کی ذیل دفعات ۱، ۲، ۳ اور ۴ میں ماروائے صنف شناخت کے حامل افراد کی شناخت کے تعین کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ اس عبارت کے مطابق ہر ٹرانس جینڈر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ماورائے صنف سے پہچانا جائے اور یہ ایکٹ اس کی اجازت دیتا ہے جو شخص بطور ٹرانس جینڈر پہچانا جائے گا اسے یہ حق بھی حاصل ہو گا کہ وہ ماورائے صنف شناخت کے ساتھ تمام سرکاری محکموں میں اندراج کروا سکے۔ لیکن یہ نادرا تک محدود نہیں ہے۔[۶] تیسری شق میں لکھا گیا ہے کہ ہر ٹرانس جینڈر جو پاکستان کا باشندہ ہے اپنی عمر ۱۸ سال ہونے پر نادرا سے اپنی ماورائے صنف کی شناخت کا قومی شناختی کارڈ حاصل کرنے کا اہل ہے۔ یہی نہیں بلکہ child registration certificate (CRC) یعنی فارم ب اور ڈرائیونگ لائسنس کے علاوہ پاسپورٹ پر بھی ماورائے صنف شناخت کے ساتھ حاصل کرنے کا حامل ہے۔[۷] چوتھی شق میں لکھا گیا ہے کہ اگر کسی ٹرانس جینڈر کا پہلے سے شناختی کارڈ کا اجراء ہو گیا ہے، وہ اپنا نام اور ماورائے صنف کی شناخت کے ساتھ اپنا قومی شناختی کارڈ حاصل کرنے کا مجاز ہے۔[۸]

اب اس بل کے خاص حصے کی طرف توجہ درکار ہے جو Chapter 5 ہے جسمیں درج ذیل حقوق دیے گئے ہیں:

۱۔ وراثت میں حصہ

i. ٹرانس جینڈر کو پاکستان کے قانون وراثت کے تحت حصہ دیا جائے گا۔[۹]

ii. ٹرانس جینڈر میل کو مرد کے برابر وراثت میں حصہ دیا جائے گا۔[10]

iii. ٹرانس جینڈر فی میل کو ایک عورت کے برابر حصہ دیا جائے گا۔[11]

اسی سیکشن کی ذیلی دفعہ ۳ میں لکھا گیا ہے کہ ایسے افراد جن میں مردانہ اور زنانہ یا مبہم خصوصیات پائی ہوں جنکا بوقت پیدائش تعین کرنا مشکل ہو، بذیل صورتیں لاگو ہوں گی:

a) ۱۸ سال کی عمر پر پہنچ کر اگر کسی فرد کی ماورائے صنف شناخت ٹرانس جینڈر مرد ہے تو اسے مرد کے برابر وراثت کا حصہ دیا دجائے گا۔[12]

b) ۱۸ سال کی عمر میں اگر کی فرد کی ماورائے صنف شناخت ٹرانس جینڈر فی میل یعنی عورت ہے تو اسے عورت کے برابر وراثت میں حصہ دیا جائے گا۔[13]

c) ۱۸ سال کی عمر تک پہنچنے پر، اگر اس شخص کے کے ذاتی احساسات پر مبنی صنفی شناخت نہ تو ماورائے صنف مرد ہونے کی ہے اور نہ ہی ماورائے صنف صنف خاتون ہونے کی ہے، تو اسے وراثت میں مرد اور عورت دونوں کے کے حصوں کی جداگانہ تقسیم کا اوسط حصہ ملے گا۔[14]

d) ۱۸ سال سے کم عمر میں، صنف کا تعین میڈیکل افسر کے تعین کردہ مرد یا عورت کی غالب خصوصیات کی بنا پر کرے گا۔[15]

پھر دیگر حقوق کے حوالے سے لکھا گیا ہے تعلیم کا حق، ملازمت کا حق، ووٹ کا حق، پبلک آفیس میں بطور سربراہ کا حق، صحت کا حق وغیرہ[16]

ایکٹ میں پائے جانے والے ابہام

پہلا ابہام، اصطلاحات (جنس اور صنف):

بل کے پہلے حصے میں Gender expression کی تعریف کے ضمن میں اظہارِ صنف سے مراد کسی شخص کا اپنی صنفی شناخت کا پیش کرنا ہے اور جو دوسرے محسوس کریں۔ جبکہ دوسری اصطلاح Gender Identity کی تعریف کے ضمن میں صنفی شناخت سے مراد ہے کسی شخص کا اپنے بارے میں سب سے اندرونی اور انفرادی احساس کہ وہ مرد ہے، عورت ہے، دونوں کا مجموعہ ہے، یا دونوں نہیں، جو اس جنس کے ساتھ ہم اہنگ ہو یا نہ ہو جو پیدائش کے وقت اسے دی گئی"۔[17] درج بالا دو تعریفوں میں جنسی شناخت کی جگہ صنفی شناخت کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

انٹر سیکس، خواجہ سرا، مخنث اور ٹرانس جینڈر میں فرق

انٹر سیکس اور مخنث یا خنثی ہم معنی ہیں۔ مخنث کو انگریزی زبان میں انٹر سیکس کہتے ہیں جب کہ اصطلاح "خواجہ سرا" کے ضمن میں لکھا گیا ہے کہ دراصل برصغیر میں مغل دور کی رائج کردہ اصطلاح ہے۔ مغلیہ دور حکومت میں مرد حضرات سے خواتین یا حرم کی خدمت لی جاتی تھی اور انہیں باقاعدہ سرجری کے عمل سے نامرد کیا جاتا تھا تاکہ خواتین کے ساتھ کام کرنے میں کوئی جنسی رومانویت یا تعلق نہ رکھ سکے۔[18] ٹرانس جینڈر دو الفاظ Trans اور Gender کا مرکب ہے، جس کے لغوی معنی صنف کی تبدیلی کے ہیں۔

Sex اور Gender سے متعلق کونسل آف یورپ، کمشنر فار ہیومن رائٹس نے انسانی حقوق اور صنفی شناخت کے عنوان سے ایک ایشو پیپر ۲۰۰۹ء میں شائع کیا، جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ صنفی شناخت کے تصور کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ جنس اور صنف فرق میں امتیاز کیا جائے۔ جنس بنیادی طور پر بوقت پیدائش حیاتیاتی ساخت ہے جو مردوں اور عورتوں میں فرق کرتی ہے، جب کہ دوسری جانب Gender پیدائشی ساخت کے علاوہ سماجی پہلو بھی سموئے ہوئے ہے۔ Gender identity یعنی صنفی شناخت کی اصطلاح کسی بھی فرد کے احساسات، کیفیات کو سماجی پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر اپنی شناخت تبدیل کرنے کے کا حق دیتی ہے۔[۱۹] اور یہی تعریف یوگیاکارتا کے اصول میں بھی موجود ہیں جس کے مطابق جنس اور صنف میں تعلق کے بارے میں تفصیلی درج ہے۔[۲۰]

مذکورہ ٹرانس جینڈا ایکٹ میں بھی کچھ ایسی ہی تعریف کی گئی ہے کہ صنف کا فیصلہ کسی شخص کے "سب سے اندرونی اور انفرادی احساس" پر مبنی قرار دیا گیا ہے۔ ٹرانس جینڈر پرسن کی تعریف ایکٹ کی دفعہ ۲، ذیلی دفعہ ا، شق این میں دی گئی ہے۔ ایک مخنث، جسے intersex کہا گیا ہے، اور اس کی توضیح یوں کی گئی ہے کہ یہ وہ شخص ہے جس میں مرد اور عورت دونوں کی جنسی علامات پائی جائیں، یا جس کی جنس کے متعلق ابہام پائے جائیں۔[۲۱] دوسری، خواجہ سرا eunuch جس کی تعریف یہ پیش کی گئی ہے کہ اس شخص کو پیدائش کے وقت مرد کی جنس دی گئی ہوتی ہے لیکن اس کے بعد اس کا جنسی عضو کاٹ لیا گیا ہو یا اسے نامرد بنا دیا گیا ہو۔[۲۲] تیسری قسم، ماورائے صنف مرد یا ماورائے صنف عورت کے ساتھ "Any Person" کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔[۲۳] ان تینوں اقسام میں تیسری تعریف مبہم ہے، جس میں دونوں اقسام کو شامل کر کے ایک نئی قسم جس کو "Self-Perceived gender identity"[24] یعنی خود ساختہ صنفی شناخت کے ضمن میں مرد اور عورت کو بھی شامل کر لیا گیا، جس سے "ماورائے صنف شخص" صرف چند مخصوص افراد کے لیے نہیں رہا بلکہ اس شق سے کسی بھی شخص کے لیے یہ وسعت دے دی ہے کہ وہ کسی بھی وقت اپنی صنف سے ماورا ہو کر کسی اور صنف میں جا سکتا ہے۔ ٹرانس جینڈر سے ملتی جلتی کچھ اصطلاحات مغربی ممالک کے ایکٹ اور قوانین میں ملتی ہیں۔ اور ان پر باقاعدہ قوانین بھی مرتب ہوئے ہیں۔ انہیں میں ایک اصطلاح ایل جی بی ٹی بھی ہے۔ ایل جی بی ٹی (LGBT)[۲۵] مختلف الفاظ کے مجموعے کا مخفف ہے۔

پہلا حرف (L) سے مراد lesbian[۲۶] ہے جس کے ضمن میں کہا گیا ہے کہ ایک عورت جو جنسی طور یا رومانوی طور پر دوسری عورتوں کی طرف راغب ہو۔ یہ لفظ عموماً ٹرانس جینڈرز کی طرح ہی ہے۔ دوسرا حرف جی (G) ہے جس سے مراد GAY[۲۷] ہے، جس نے ضمن میں کہا گیا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے جنسی یا رومانوی طور پر راغب ہو۔ تیسرا حرف بی (B) ہے۔ جس سے مراد Bisexual[28] ہے جس سے مراد ایک عورت یا مرد دوسرے مرد یا عورت سے جنسی یا رومانوی رغبت رکھتا ہو۔ چوتھا حرف ٹی (T) سے مراد Transgender ہے۔[۲۹] ٹرانس جینڈر یا ماورائے صنف کے متعلق بحث گزشتہ صفحات میں کی جا چکی ہے۔

صنف اور جنس کا اسلامی نقطہ نظر

صنف اور جنس میں فرق اسلامی شریعت میں کہیں نہیں ملتا۔ یہ فرق صرف ہیومن رائٹس کے قوانین میں ملتا ہے۔ شریعت میں جنس کی دو اقسام وضع کر کے اس ابہام کا خاتمہ کر دیا دیا۔ جنس کے تعین میں عورت، مرد یا مخنث کی علامات کا ہونا ہی کافی ہے دوسری طرف

صنف کے ضمن میں ایک مرد جنسی طور پر مرد ہے لیکن صنفی خاصیت عورت کی رکھتا ہے ایسے ہی ایک عورت جنسی طور پر عورت ہے لیکن صنفی خاصیت مردوں کی رکھتی ہے تو اس سے عورت یا مرد کی جنس میں تبدیلی نہیں آئے گی۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ ...."[۳۰]

"اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا ..."

درج بالا آیت مبارکہ کی رو سے انسان کو اللہ تعالی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔

ایک انسان جو پیدائشی طور پر مرد ہے اور محض احساسات اور کیفیات پر اگر وہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے رسوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمایا۔

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ"[۳۱]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مرودوں پر لعنت بھیجی جو عورتون جیسا چال چلن اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسا چال چلن اختیار کریں"

ایک حدیث میں مخنثین اور مترجلات کا حوالہ دے کر انہیں گھروں سے نکالنے کا حکم دیا۔

"لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، ـــ"[۳۲]

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر اور مردوں کی چال چلن اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی۔۔۔"

دونوں احادیث مبارکہ میں مردوں کو عورتوں کی مشابہت سے نہ صرف منع کیا گیا بلکہ ان پر لعنت فرمائی جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فعل اسلامی اقدار و اطوار سے متصادم ہیں۔

دوسرا ابہام، شناخت کا تعین وضع کردہ طریقہ کار

ٹرانس جینڈر افراد کی شناخت کے تعین کے لئے جو قوانین وضع کیے گئے ہیں ان میں بھی ابہام پایا جاتا ہے۔ ایکٹ میں موجود قانون وراثت کے متن کا اگر جائزہ لیا جائے تو بل کے دوسرے Chapter میں ایک اصطلاح "Self-perceived gender" استعمال کی گئی ہے۔[۳۳] دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ نمبر ا اور ۲ میں جو عبارات لکھی گئی ہیں، یہ اصطلاح درج ہیں۔ اس کا لغوی معنی ماورائے صنف یا خود ساختہ صنف کے ہیں۔ جنسی شناخت کے تعین کیلئے کسی قانونی یا طبی ادارے کی شمولیت قانون کا حصہ نہیں۔ عام الفاظ میں ایک انسان جس کی جنس بوقت پیدائش مرد، یا عورت، یا خسرا تھا، اسے کسی طبی معائنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی قانونی مشاورت کی ضرورت ہے۔ بس صرف احساسات، عادات، اندرونی کیفیات کی بنیاد پر ایک شخص پہلے CRC حاصل کرے۔ پھر ۱۸ سال عمر جب ہو جائے تو وہ اپنا شناختی کارڈ بنوانے کا اہل ہے، یہی نہیں نادرا پابند ہے کہ وہ ایسے افراد کو شناختی کارڈ جاری کرے۔ مزید یہ کہ اگر کسی نے پہلے شناختی کارڈ بنوا دیا اور اسے

بعد میں ماورائے صنف کی شناخت کا احساس ہو گیا ہے تو وہ اپنی صنفی حیثیت تبدیل کر سکتا ہے۔ بظاہر یہ بات عام سی لگتی ہے لیکن اس کے نقصانات کیا ہیں وہ بھی زیر بحث لائے جائیں گے۔ دوسری طرف اگر ہندوستان کے ٹرانس جینڈر ایکٹ سے سیکشن دو کا موازنہ کریں تو ہندوستان میں باقاعدہ قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۶ اور ۲۰۲۰ میں جو طریقہ کار وضع کیے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

ا۔ کوئی بھی ٹرانس جینڈر اپنی شناخت کی سرٹیفکیٹ کے لئے ضلعی مجسٹریٹ کو درخواست لکھے گا۔

۲۔ ضلعی مجسٹریٹ درخواست ہمراہ حلف نامہ اور ماہر نفسیات کی رپورٹ کے ساتھ بغیر کسی طبی معائنے کے ۳۰ ایام کے اندر اندر سرٹیفکیٹ جاری کرے گا۔[۳۴] یہاں قابل غور دو چیزیں ہیں۔ ایک حلف نامہ اور دوسرا ماہر نفسیات کی رپورٹ۔ اس کا مطلب یہ کہ کہ درخواست گزار کو پہلے کسی ماہر نفسیات سے چیک کروانا پڑے گا تب ہی تو وہ رپورٹ جاری کرے گا۔ ۲۰۱۶ ایکٹ میں واضح طور پر میڈیکل بورڈ کے طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ اس کے ممبران اور انکا کام بھی درج ہے۔[۳۵] کیونکہ بعض طبی تحقیقاتی ادارے Self- perceived gender identity کو Gender dysphoria بیماری شمار کرتے ہیں۔ برطانیہ میں موجود نیشنل ہیلتھ سائنس NHS کے مطابق Gender dysphoria ایک اصطلاح ہے جو کسی ایسے فرد کیلئے استعمال کی جاتی ہے جس میں حیاتیاتی جنس اور صنف میں تعارض پایا جائے اور اس تعارض کی وجہ سے کسی فرد میں اضطراب پایا جائے۔ یہ بے چینی یا عدم اطمینان کا احساس اتنا شدید ہو سکتا ہے کہ یہ ڈپریشن اور اضطراب کا باعث بننے کے علاوہ زندگی پر نقصان دہ اثرات مرتب کرنے کے باعث بن سکتا ہے۔[۳۶]

نیشنل لائبریری آف میڈیسن، امریکہ، Gender dysphoria کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسے "صنفی شناخت کی خرابی" کہا جاتا تھا۔[۳۷] یورپین ایسوسی ایشن آف یوراجی نے مخنث افراد کے انسانی حقوق کے عنوان سے مقالہ شائع کیا ہے۔ ایل جی بی ٹی کے متعلق مفصلا تحریر ہے کہ ایل جی بل ٹی آئی ان افراد کی نمائندگی کرتی ہے جو مختلف جنسی شناخت میں نشو نما پاتے ہیں۔ یہ تنظیم صنفی نقطہ نظر سے معاشرے میں پائے جانے والے اضطراب اور حقوق کے حوالے سے مخنث Intersex افراد کی شمولیت اور خدمات کا دعویٰ بھی کرتی ہے مگر اس تنظیم کے نام LGBTI کے مخفف "I" کو یکسر نظر انداز کرتی ہے۔ یورپی ممالک اس تنظیم کے تحفظ کیلئے انفراسٹرکچر اور دیگر بنیادی ضروریات کیلئے مختلف گرانٹس دی جاتی ہیں لیکن ان گرانٹس سے فائدہ صرف LGBT ہی اٹھاتی ہے جب کہ Intersex افراد کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ lesbian, Gay اور bisexual سے متعلق افراد ان گرانٹس کو intersex افراد کے مشورے سے ادا کرتے ہیں اور استعمال بھی کرتے ہیں جو کہ جائز نہیں۔[۳۸]

اپریل ۲۰۱۵ء میں یورپی یونین کی ایجنسی برائے بنیادی حقوق (FRA) نے مخنث افراد کے بارے میں مقالہ شائع کیا جس میں Intersex افراد کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اس مقالے کے دیباچے میں ہی انٹر سیکس افراد کو نظر انداز کرنے اور انہیں جائز حقوق نہ دینے کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ مقالہ کی رو سے انٹر سیکس یا مخنث افراد یورپی ممالک کے شہری ہیں اور انکے حقوق نہ ملنا قابل افسوس امر ہے۔ انہیں جائز حقوق نہ ملنے کی بناء پر معاشرہ عدم توازن کا شکار ہوتا ہوا نظر آتا ہے تو دوسری طرف انٹر سیکس افراد میں مایوسی پائی جاتی ہے۔

مقالے کا مقصد انٹر سیکس افراد کی شناخت کے تعین اور انکے حقوق میں رکاوٹ کی وجوہات اور تدارک ہے جس میں انٹر سیکس افراد کو طبی معائنے کیلئے طبی ماہرین کی تجاویز اور آراء کے ساتھ ہے لیکن بعد ازاں یہ اپنے ہی دیے گئے مقالے میں انٹر سیکس کی اصطلاح کو گڈ مڈ کر دیتے ہیں۔ مقالے کی رو سے انٹر سیکس افراد سے عموماً یہ مراد لیا جاتا ہے کہ وہ پیدائشی جنسی معذوری کے حامل افراد ہیں لیکن صرف پیدائشی جنسی معذوری کو بنیاد بنانا درست نہیں۔ اس معذوری کو طبی ماہرین علاج کر سکتے ہیں۔ جس کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں سماج میں حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ معذوری اپنی جگہ مگر احساسات اور جذبات کے ساتھ یہ افراد معاشرے میں اس وقت تک اہم کردار ادا نہیں کر سکتے جب تک انہیں تحفظ نہ فراہم کیا جائے۔[۳۹]

مخنث افراد پیدائشی جنسی معذوری کا شکار افراد ہیں جب کہ دوسری جانب Lesbian, Gay اور Bisexual پیدائشی جنسی معذور نہیں یا تو وہ مکمل مرد ہیں یا مکمل عورت ہیں۔ سماج، کیفیات، احساسات، چال چلن کی بنیاد پر intersex افراد کو LGBT کی صف میں شامل کرنا ہی درست نہیں۔ ایک طرف تو درج بالا رپورٹس intersex افراد کو یکسر نظر انداز کرنے کے بارے میں لکھتی ہے تو دوسری جانب پھر سے انہی افراد اسی گروہ میں شامل بھی کرتی ہے، جو مقالے میں درج دعویٰ سے متصادم ہے۔ اگر جنسی معذوری کو جسمانی معذوری سے تشبیہ دی جائے تو قرین انصاف ہو گا۔ جیسے ایک شخص پیدائشی اندھا ہے یا پیدائشی گونگا ہے یا پیدائشی بہرا ہے۔ اسی طرح ایک انسان پیدائشی طور پر مخنث ہو سکتا ہے۔ بعض پیدائشی امراض ایسے بھی ہیں جن کا علاج ممکن ہے اور بعض کا نہیں ہے۔[۴۰]

طبی معائنہ کی ضرورت اور اہمیت

کسی ایسے شخص میں درج بالا اقسام پائی جاتی ہیں یا نہیں یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ دور حاضر میں انسان کے ڈی این اے تک کے ٹیسٹ تک انسان کی رسائی ممکن ہو گئی ہے اور جدید آلات اور مشینری کا استعمال سائنسی ترقی کے ذریعے پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کی جانکاری ممکن ہو پائی تو مخنث کی شناخت کیلئے بھی ٹیسٹ اور رپورٹس حاصل کرنا کوئی مشکل عمل نہیں ہے۔ جسمانی ٹیسٹس کے علاوہ کیا ٹرانسجینڈر کے لیے جینیاتی جانچ ہے تو جواباً عرض ہے کہ X اور Y کروموسوم کے لیے فوری اسکین کے ذریعے بنیادی جسمانی جنس کا تعین کرنا کافی آسان ہے۔ اس سے کچھ صنفی عوارض کا بھی تعین کیا جا سکتا ہے، زیادہ تر عام طور پر XXY—یا وہ سطحی طور پر مرد ہے، لیکن ایک اضافی X، یا خاتون، کروموسوم رکھتا ہے۔[۴۱] مذکورہ بل میں صرف انٹر سیکس افراد کے حوالے سے طبی معائنے کا ذکر کیا گیا مگر دوسری طرف ٹرانس جینڈر جسے بعض طبی ادارے نفسیاتی بیماری تصور کرتے ہیں، ان کے لئے ایکٹ میں ایسے کسی طبی معائنے کا ذکر نہیں کیا گیا۔

مغربی ممالک کے قوانین میں ٹرانس جینڈر اکی اصطلاح دیگر الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں ایل جی بی ٹی پر بحث کی جا چکی۔ یہ قوانین نہ صرف انکے تحفظ کی بات کرتے ہیں بلکہ آپس میں شادی سے متعلق بھی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ اگر مغربی ممالک کے قوانین پر روشنی ڈالی جائے PEW Research Center کی رپورٹ کے مطابق ہم جنس پرستوں کی شادیوں سے متعلق ابھی تک ۳۰ ممالک نے قانونی تحفظ دیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق جن ممالک میں ہم جنس شادیوں پر قانون بنایا ہے ان میں کوسٹاریکا ۲۰۲۰، ارجنٹینا ۲۰۱۰، آسٹریلیا ۲۰۱۷، آسٹریا ۲۰۱۷، بیلجیئم ۲۰۰۳، برازیل ۲۰۰۳، کینیڈا ۲۰۰۵، یو ایس اے ۲۰۱۵، سکاٹ لینڈ ۲۰۱۴، انگلینڈ ۲۰۱۳، فرانس ۲۰۱۳، جرمنی ۲۰۱۷ سمیت کئی اور ممالک بھی شامل ہیں۔[42] ان ممالک کا تعلق زیادہ تر یورپ اور امریکہ کے براعظم

سے ہے۔ پاکستان میں مذکورہ بل پاس ہو جانے کے بعد ہم جنس شادیوں کو قانونی تحفظ فراہم ہو رہا ہے جو آئین پاکستان کی رو سے متصادم ہے۔

تیسرا ابہام، قانون وراثت کا تعین

مذکورہ بل میں ماورائے صنف / خود ساختہ صنف مرد کو قانون کے مطابق حصہ ملے گا اور ایسے ہی ماروائے صنف عورت یا خود ساختہ عورت کو بھی قانون کے مطابق حصہ ملے گا۔ پاکستان کے دستور کی شق ۲۲۷، مسلم فیملی لاء آرڈیننس ۱۹۶۱[۴۳] اور مسلم پرنسل لاء (شریعت) اپلی کیشن ایکٹ[۴۴] کے مطابق وراثت میں حصہ درج ہے۔ دوسری طرف جہاں قانون میں حصہ مقرر نہیں وہاں پر از روئے شریعت وراثت کی تقسیم عمل میں لائی جائے گی۔ شریعت اسلامی نے وراثت سے متعلق تفصیلی احکامات سورۃ النساء میں بتادیے۔ عورتوں کے دو حصوں کے برابر مرد کو ایک حصہ ملے گا۔

"يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ۔۔۔"[۴۵]

"اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے۔۔۔"

ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ایک مرد جو اپنی جنس تبدیل کرتا ہے تو از روئے قانون وہ خواتین کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔ قانون ٹرانس میل یا ماورائے صنف مرد کو جو جنسی طور پر عورت تھی اسے مرد کے برابر حصہ دے رہا ہے، جبکہ شریعت جنسی طور پر عورت کو مرد کے نصف کا وراثت میں حصہ دار قرار دیتی ہے اور ایسے ہی ٹرانس ویمن یا ماورائے صنف عورت جو جنسی طور پر مرد تھا اسے از روئے شریعت ایک حصہ ملنا ہے، اسے اب از روئے قانون نصف حصہ ملے گا۔ اب اس صورت میں قانون واضح تضاد پایا جاتا ہے۔

نقصانات، خدشات اور امکانات

جنس تبدیلی کی شرح میں اضافہ:

سینیٹر محمد مشتاق خان کے مطابق جب اس بل کے اطلاق کے بعد وزارت داخلہ سے اسکا تحریری جواب مانگا گیا تو اس پر حیران کن طور پر جولائی ۲۰۱۸ سے لیکر جون ۲۰۲۱ تک ۲۸۷۲۳ افراد نے خود ساختہ صنفی شناخت کی بنیاد پر اپنی اس جنسی شناخت کو تبدیل کیا ہے اور وہ اپنی جنسی شناخت دیگر دستاویزات میں تبدیل کر چکے ہیں۔ اس تحریری جواب کے مطابق ۱۶۵۳۰ مردوں نے بحیثیت عورت رجسٹر کروایا ہے۔ ۱۲۱۵۴ ایسی خواتین ہیں جنہوں نے اپنی شناخت تبدیل کروائی ہے۔ اور صرف نو ایسے افراد ہیں جو خواجہ سرا ہیں اور اس تحریری جواب میں خواجہ سرا افراد کو بدقسمت قرار دیا گیا کہ انہیں مردوں کے شناختی کارڈ دستیاب ہوتے ہیں۔ تاہم یہ تحریری جواب کسی منظر نامے پر نہیں آیا۔[۴۶]

ہم جنس پرستی کو فروغ اور اس کے معاشرے پر اثرات:

مسئلہ ہم جنس پرستی کا ہے۔ اگر یہ بل پاس ہو جاتا ہے اور ایک شخص جو بوقت پیدائش مرد تھا اور ہے بھی لیکن اس کے شناختی کارڈ پر عورت لکھ لیا ہے تو اسکی شادی ایک ایسے مرد سے ہو گی جو کہ شناختی کارڈ اور دیگر دستاویزات پر اپنے آپ کو عورت لکھتا ہے، لیکن وہ مرد ہے۔ اور یہ قبیح فعل قوم لوط کا تھا۔ گزشتہ صفحات میں PEW Research Center کی رپورٹ کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کے مطابق تقریباً ۳۰ سے زائد ممالک قانونی تو پر ہم جنس شادیوں کو تحفظ بھی دے چکے ہیں، جب کہ ایک اسلامی ملک جس کا قیام نظریہ توحید پر عمل میں لایا گیا۔ اور جس کے دستور کے مطابق سرکاری مذہب اسلام ہے ایسے کسی ایکٹ کی از روئے شریعت اجازت نہیں۔ ہم جنس پرستی انہی عوامل میں سے ایک ہے جسے رب العالمین نے حرام قرار دیا۔ ہم جنس پرستی جیسا قبیح فعل قوم لوط نے کیا تھا اور پے درپے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجے۔ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرنے کو حد سے تجاوز کرنے کا کہا اور یہی نہیں اس پر قوم لوط نے اللہ حضرت لوط علیہ السلام کو شہر بدر کرنے کی دھمکی بھی دی۔

"وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔۔۔"[۴۷]

"اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی۔۔۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ ھود میں ان پر بھیجے جانے والے عذاب کی تفصیل دی جسمیں ہیبت ناک چیخ، بستیوں کا الٹا دینا م پتھروں کی بارش شامل تھی۔[۴۸]

"فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ"[۴۹]

"پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کیے جو لگاتار گر رہے تھے۔۔"

قرآن کریم میں گزشتہ اقوام کے قصے اس لئے بیان کیے گئے ہیں تاکہ ان سے سبق حاصل کیا جاسکے اور ان افعال سے بچا جائے جن کی بناء پر مختلف اقوام عذاب الٰہی کا شکار بنیں۔

ہم جنس پرستی کے طبی نقصانات:

ہم جنس پرستی کے طبی نقصانات میں سب سے سب HIV AIDS ہے۔ اسکے علاوہ کئی دوسری جنسی، جسمانی بیماریوں کے علاوہ نفسیاتی بیماریاں بھی پھیلنے کا خدشہ ہے۔

Sexually transmitted Disease کے مطابق Center of Diseases and prevention (CDC) [50]

STD کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ۲۰۱۴ کے دوران ایسے Gay , bisexual یا ایسے افراد جنہوں نے کسی دوسرے مرد سے جنسی شہوت پوری کی ہے ان میں ابتدائی یا ثانوی طور پر Syphilis کی بیماری تقریباً ۸۳ فیصد رہی۔ Syphilis ایک دائمی بیکٹیریئل بیماری ہے

جو جنسی ملاپ کے دوران بنیادی طور پر انفیکشن سے ہوتی ہے، بلکہ پیدائشی طور پر ترقی پذیر جنین کے انفیکشن سے رونما ہوتی ہے۔ اسی رپورٹ کے مطابق ایسے ہی افراد میں ہیپاٹائٹس اے اور بی کی شرح میں بھی اضافہ ہوا۔ ہیپاٹائٹس اے ۱۰ فیصد اور بی ۲۰ فیصد صرف امریکہ کی ریاست میں پائے گئے ہیں اور مہلک قسم سی میں اضافے کے خدشات ہیں۔[۵۱] دوسری پائے جانے والی بیماریوں میں Homophobia, harassment اور خودکشی جیسے اقدامات مرد ہم جنس پرستوں میں وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور انکی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔[۵۲] اسی طرح ہم جنس پرست خواتین میں بھی کئی بیماریاں عام ہیں۔ جسکی بنیادی وجہ جنس مخالف سے جنسی تعلق قائم نہ کرنا ہے۔ ایسی خواتین کو زیادہ تر موٹاپے کا شکار ہیں۔ دیگر امراض میں Heart Attack، Cancer جیسے مہلک امراض بھی شامل ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق heterosexual خواتین میں یہ بیماریاں Homosexual یا lesbians میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ بلند فشار خون (High Blood Pressure)، سگریٹ نوشی، Blood cholesterol، Depression اور Anxiety جیسے امراض بھی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔[۵۳]

قانون وراثت

ایکٹ میں ایک ٹرانس جینڈر مین جو بوقت پیدائش خاتون تھی اس کو وراثت میں حصہ بحیثیت مرد ملے گا۔ اسی طرح ایک ٹرانس جینڈر ویمن جو بوقت پیدائش مرد تھا، اسے بھی حصہ بحیثیت خاتون حصہ دار ہو گی۔ یہ اصول شریعت اسلامی کے متصادم ہے۔

اختلاط مردوزن

اب کہیں ایک مرد جس کے شناختی کارڈ میں عورت لکھ دیا گیا ہے، وہ خواتین کی جگہیں جہاں پر صرف خواتین کو ہی اجازت ہے وہاں تک رسائی بھی ممکن ہو جائے گی اور ایک خاتون بھی ان ممنوعہ علاقوں یا جگہوں پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گی جہاں صرف مرد حضرات کا داخلہ ممکن ہے۔ "ESPN" کے مطابق فیفا اور ورلڈ ایتھلیٹکس نے ٹرانس جینڈر فی میل پر پابندی عائد کر دی ہے۔[۵۴] اگر پیدائشی طور پر خواتین کے مقابلوں میں ایک مرد اپنی جنس تبدیل کر کے عورت لکھوائے گا تو خواتین کے مقابلے میں مرد آئے گا۔

حقوق نسواں کے تحفظ کی مخالفت

جنسی طور مرد اور صنفی طور پر عورت اور جنسی طور پر عورت لیکن صنفی طور پر مرد خالصتاً جنسی اور صنفی طور پر عورت یا مرد کی مشکلات میں اضافہ کر رہا ہے۔ ایکٹ کی رو سے ٹرانس مین کو اگر مردوں کے وراثت کے حقوق حاصل ہیں تو وہ ملازمت میں میں مردوں کی جگہ لے سکتی ہی اور ایسے ہی ٹرانس فی میل، خواتین کی جگہ لے سکتی ہیں۔ اس ابہام کو دور کرنے کیلئے قانون کا از سر نو جائزہ لینا ضروری ہے۔

دوسری جانب جدید مغربی تہذیب Modern western civilization عورتوں کے حقوق میں اکثر پیش پیش ہے۔ اگر اقوام متحدہ کی کانفرنسوں کا حوالہ دیا جائے تو عورتوں کے حقوق کے بارے میں اب تک چار کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کانفرنسیں اقوام متحدہ کے زیر انتظام تھی جن میں پہلی کانفرنس میکسیکو میں ۱۹۷۵ میں ہوئی، دوسری کانفرنس کوپن ہیگن میں ۱۹۸۰ میں منعقد ہوئی، تیسری کانفرنس نیروبی میں ۱۹۸۵ میں منعقد ہوئی اور چوتھی کانفرنس بیجنگ میں ۱۹۹۵ میں منعقد ہوئی۔ ان کانفرنسوں کو مقصد خواتین کے حقوق کا تحفظ، مساوی حقوق، عورتوں کی تذلیل و تحقیر کی مخالفت وغیرہ تھے۔[۵۵] اب اگر ٹرانس جینڈر فی میل کی شمولیت ان خالص عورتوں میں ہو

جاتی ہے تو اس کے نقصات ان تحریکوں کو ہوں گے جو حقوق نسواں کے تحفظ کیلئے بر سر پیکار ہیں۔ کیونکہ یہ ٹرانس جینڈر فی میل دراصل مردانہ جنسی خواص کا حامل ہو گی اور عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے ضامن اداروں کو نئے سرے سے قوانین وضع کرنے ہوں گے۔

افزائش نسل کا طریقہ کار اور اسکے نقصانات

مروجہ طریقے سے اگر ایک مرد دوسرے مرد سے شادی کرے گا اور ایک عورت دوسری عورت سے شادی کرے گی تو نسل کیسے پیدا ہو گی۔ ہم جنس شادیوں سے متعلق اس ابہام کو دور کرنے کیلئے In vitro fertilization موجود ہے۔ اس علاج میں مرد کے سپرمز اور عورت کے بیضہ کو کسی اجنبی عورت کے رحم یا طبی طور پر تیار کیے گئے بیضہ دانی میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس طریقے سے اس ٹیسٹ ٹیوب میں بچہ پیدا کرنے کا تجربہ کیا جاتا ہے۔ بظاہر یہ طریقہ آسان ہے اور اس سے ایک عورت درد زہ سے چھٹکارا پا سکتی ہے۔ مگر دستور پاکستان جسکا ریاستی مذہب اسلام ہے وہ اس بارے میں کیا رہنمائی دیتا ہے بہت سے فتویٰ موجود ہیں جس میں اس طرح کی ولادت کو غیر فطری قرار دیا گیا ہے۔ یہاں پر مرد اور عورت کے ساتھ شرط شوہر اور بیوی رکھا گیا ہے۔ اب اگر شوہر ٹرانس مین ہو اور عورت ٹرانس ویمن ہو تو اس صورت میں دونوں سے مادہ منویہ تو نکل سکتا ہے لیکن بیضہ کی خاصیت صرف خواتین میں ہے۔ ہم جنس شادیوں سے ایک تو افزائش نسل کا مسئلہ ایک طرف دوسرا اگر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عنصر شامل کر بھی لیا جائے تو اگر کوئی مرد کسی دوسری عورت کا بیضہ یا بیضہ دانی استعمال کرتا ہے تو بچہ کی مصنوعی تولید تو ہو جائے گی لیکن عقد نکاح کے بغیر یہ فعل علماء کے نزدیک حرام ہے۔ اس طریقہ کار سے پیدا ہونے والے بچوں میں کس قسم کی بیماری یا معذوری پائی جاتی ہیں NCBI رپوٹ کے مطابق اس طریقہ کار سے دو قسم کی بیماریوں کے خدشات ہیں۔[۵۶]

۱۔ Fetal Effects یعنی جنین کے اثرات اور ان اثرات سے جو بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ ان میں ۔، Congenital defects، Low birth weight، Long-term cardiometabolic effects، Neurodevelopmental Disorders جب کہ Mental effects ۔ دماغی اثرات میں Hypertensive disease of pregnancy، Gestational Diabetes، Pattern delivery جیسے پیچیدہ امراض کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جسمانی اور دماغی طور پر معذور ہو گا۔ اگر ان بیماریوں کا Gender dysphoria اور Genital ambiguities سے موازنہ کیا جائے تو یہ ابہام بھی دور ہو جاتا ہے کہ دونوں میں پائی جانے والی بیماریاں یکساں ہیں۔

ایکٹ پاس ہو جانے کے بعد ترامیم اور منسوخی کے حوالے کے درکار حل اور تجاویز

آئینی حل:

اس ایکٹ کی منسوخی یا ترامیم کے ساتھ منظوری کا حق حکومت وقت کے پاس ہے۔ ممبران اسمبلی آئین پاکستان سے وفاداری کا حلف لیتے ہیں۔ اگر وہ خلافِ دستور کوئی بھی قانون بناتے ہیں یہ براہ راست اپنے حلف سے بھی متصادم ہے۔ اس سلسلہ میں سینیٹر جماعت اسلامی مشتاق احمد خان کا ترمیمی بل ۷ اکتوبر ۲۰۲۱ کو سینیٹ میں موصول ہوا۔ جس میں درج ذیل ترامیم کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ ترمیمی ایکٹ کے مطابق دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ ایک کی شق n اور شق ii، شق iii کو خذف کیے جانے کے بارے میں ہے۔

۲۔ سیکشن ۳ میں ترامیم کے حوالے سے ذیلی دفعات a, b, c اور d میں Self-perceived identity کو میڈکل بورڈ کی اصطلاح تبدیل کرنے کے بارے میں ہے۔[۵۷]

۳۔ اس ترمیمی بل میں Gender reassignment medical Board کے اضافے کی تجویز دی گئی ہے۔ بورڈ ایک کنوینئر، اور تین ممبرز اور ایک سیکریٹری ممبر پر مشتمل ہو۔ جس میں ایک پروفیسر ڈاکٹر بحیثیت کنوینئر، ایک میل سرجن بحیثیت ممبر، ایک فی میل سرجن بحیثیت ممبر، ایک ماہر نفسیات بحیثیت ممبر اور ایک چیف میڈیکل آفیسر بحیثیت ممبر سیکریٹری شامل ہوں۔[۵۸]

۴۔ جینیاتی خرابی یا Gender dysphoria کی بنیاد پر مرد یا عورت کی جنسی خصوصیات کو تبدیل کرنا ممنوع قرار دیے جانے کے تجویز بھی ہے۔[۵۹] درج بالا ترامیم کی تجاویز کے بعد ابتدائی ۱۵ نومبر ۲۰۲۱ کو سینیٹ میں بحث ہوئی جب کہ سینیٹ نے کاروائی کو اسٹیڈنگ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے حوالے سے سفارشات نہ آنے کی وجہ سے زیر التواء ہے۔[۶۰]

اسلامی نظریاتی کونسل

مورخہ ۱۶ ستمبر ۲۰۲۲ کو اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین نے سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم Twitter پر ایک پریس ریلیز جاری کی۔[۶۱] اس پریس ریلیز میں جہاں پر ایک طرف مخنث افراد کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں قوانین کو شرعی اعتبار سے غیر مبہم قرار دیا وہیں پر مذکورہ بل کے ابہام سے متعلق بھی واضح طور پر آگاہ کیا۔ اس پریس ریلز کے مطابق مذکورہ بل کی متعدد دفعات کو خلاف شریعت بھی قرار دیا۔ اس پریس ریلیز میں واضح لکھا گیا کہ یہ دفعات نہ صرف شریعت سے متصادم ہیں بلکہ مخنث افراد کے حقوق کے تحفظ کے لئے ناکافی ہیں۔ قبل ازیں ایکٹ کے متعلق تفصیلی سفارشات زیر نمبر ایف:۳۰/۲۰۲۰۔ آر۔ سی آئی آئی/۳۷ مورخہ ۲۰ مئی ۲۰۲۰ کے ضمن میں خواجہ سراوں کے حقوق کے تحفظ کے عنوان سے پیش کیں۔ ۴ صفحات پر مشتمل سفارشات میں ۷ سفارشات ہیں۔ جس میں قانون میں موجود ابہام کو تفصیلی تحریر کیا گیا ہے۔[۶۲]

وفاقی شرعی عدالت

معاملہ کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت میں جماعت اسلامی سمیت کئی دینی سیاسی جماعتیں، علماء اور دیگر اسلام پسند طبقہ کی طرف سے اس کیس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے۔

دارالافتاء کمیٹی کی جانب سے دیے گئے فتویٰ

پاکستان میں مختلف مکتبہ فکر کی دارالافتاء کمیٹی نے بھی مذکورہ بل کو ناقابل قبول قرار دیا اور کئی ممکنہ خدشات اور نقصانات کا موجب قرار دیا ہے جس میں ہم جنس پرستی پر کئی ایک فتاویٰ پہلے سے موجود ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ مخنث افراد کے حوالے سے شرعی نصوص سے حقوق کے جامع فتوی موجود ہیں۔ جہاں پر ان اصطلاحات کی تعریفات اور تشریحات کی گئی ہیں وہی پر ایکٹ ۲۰۱۸ کے حوالے سے شریعت سے متصادم قوانین کی نشاندہی بھی کی گئی ہے اور اس قانون کی وجہ سے معاشرے میں جھوٹ اور دھوکہ دہی، احکام شریعت کے

نفاذ میں مشکل، تغیر لخلق اللہ، ہم جنس پرستی کا فروغ، مرد و عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا اور بے حیائی اور بے پردگی کو فروغ ملنے جیسے عوامل کا تذکرہ بھی موجود ہے۔[٦٣,٦٤,٦٥]

عوام میں آگاہی اور اجتماعات

بل کے مضمرات اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بگاڑ سے متعلق عوام میں آگاہی ضروری ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ کہ ہے عوام کو ووٹ جیسا آئینی حق حاصل ہے۔ کوئی بھی امیدوار عوام کے بغیر قانون ساز اسمبلی تک بحیثیت رکن نہیں پہنچ سکتا۔ اگر عوام نے اراکین کو قانون ساز اسمبلی تک پہنچانا ہے تو انہیں اس چیز کا ادراک بھی ہونا چاہیے کہ انکے ووٹ سے منتخب کردہ رکن کن خصوصیات کا حامل ہے۔ بالخصوص مذکورہ ایکٹ کے پاس ہو جانے کے بعد اس کے کیا بھیانک نتائج مستقبل قریب میں موصول ہوں گے اس پر بلا تخصیص سیاسی جماعت، مسلک عوام میں تذکرہ ضروری ہے۔ جہاں مخنث افراد کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں عوام میں آگاہی ضروری ہے وہیں اس قانون کے ان پہلوؤں پر بھی آگاہی ضروری ہے جو آئین، شریعت اسلامی سے متصادم ہیں۔ اس سلسلہ میں جمعہ کے خطبات میں اس موضوع پر بحث ہونی چاہیے اور مساجد کے خطباء اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ عوام کے اندر اس احساس کو بھی اجاگر کرنا ضروری ہے کہ دین دار، اہل بصیرت امیدوار کو اسمبلی میں بھیجا جائے تا کہ وہ ایسے اقدامات میں بلاواسطہ شریک نہ ہوں۔ دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں جاندار اور غیر جانبدار تجزیوں، سیمینار اور دیگر معلوماتی پلیٹ فارمز کا استعمال کیا جانا وقت کی اشد ضرورت ہے۔ ہر ذی شعور فرد کو چاہیے کہ وہ اپنی بساط سے بڑھ کر اس ایکٹ میں پائے جانے والی خامیوں پر اپنی جدوجہد کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، ۔۔۔"[٦٦]

"جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے، تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے کہے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔"

ضرورت اور خواہش کے مابین فرق ہے۔ اسلام نے جہاں ضروریات زندگی کی حدود وضع کی ہیں ویسے ہی انسانی خواہشات کو بھی حدود و قیود کے ساتھ اجازت دی ہے۔ اسلام کے ماننے والوں ایک دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارنے کے احکامات دیے ہیں۔ جو نہی اس دائرے سے باہر جائے گا، گنہگار ہو گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خواہشات کے ضمن میں ارشاد فرمایا:

"أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ..."[٦٧]

"پھر کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنالیا ہے..."

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ..."[٦٨]

"پس اس میں خواہش کی پیروی نہ کرو۔۔۔"

اسلامی تعلیمات معاشرے کے ہر ایک فرد کو اپنے حقوق اور ذمہ داریاں ادا کرنے کا حکم دیتی ہیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

" كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔۔۔ "[٦٩]

" ہر آدمی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔۔۔"

نتائج بحث

مذکورہ مقالہ میں ٹرانس جینڈر ایکٹ کی مبہم تعریف اور تشریحات پر بحث کی گئی ہے۔ نیز ٹرانس جینڈر اور اس سے متعلقہ دیگر اصطلاحات اور مخنث یا خنثی کی اصطلاح میں فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ ماورائے صنف شناخت کو جنسی شناخت سے الگ صرف احساسات، کیفیات اور چال چلن پر زیادہ توجہ دی گئی۔ خود ساختہ صنف اور جنس میں ابہام ہے۔ مختلف نفسیاتی ماہرین اور نفسیات سے متعلقہ ادارے خود ساختہ صنفی شناخت کو نفسیاتی بیماری Gender dysphoria شمار کرتے ہیں۔ ایکٹ میں موجود سقم سے ٹرانس جینڈر کی آڑ میں ہم جنس پرستی، ہم جنس شادیوں کو قانونی تحفظ مل رہا ہے جو آئین پاکستان اور اسلامی تعلیمات کی رو سے منافی ہے۔ ایکٹ میں کسی قسم کے طبی معائنے کے بغیر نادرا سے شناختی کارڈ بنوا لینا اور ماورائے صنف شناخت کی آڑ میں کئی مشکلات سامنے آئیں گی، جن میں سب سے اہم قانون وراثت ہے۔ پاکستان کا آئین ایسے ایکٹ کی اجازت نہیں دیتا جو قرآن وسنت کے منافی ہوں۔ اس ایکٹ کے معاشرتی، سماجی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ نیز مخنث افراد جن کے حقوق کا تعین اور تحفظ کو ممکن بنانے کی ہر صورت قانون سازی ہونی چاہیے جن کے نہ ہونے کے باعث یہ افراد معاشرے میں حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

[1] القرآن، سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲

[2] National Assembly of Pakistan, Publications, Download *https://na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf* page 1, Cited. 17 September 2022

[3] Ibid

[4] United Nations Office of the High Commissioner on Human Rights, Intersex people*, OHCHR | Intersex people* cited, September 17, 2022.

[5] Ibid

[6] National Assembly Of Pakistan, Publications, Download *https://na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf* page5, Cited. September 17, 2022

[7] Ibid

[8] Ibid

[9] National Assembly Of Pakistan, Publications, Download *https://na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf* page5, Cited. September 17, 2022

[10] Ibid.

[11] Ibid

[12] Ibid

[13] Ibid

[14] Ibid
[15] Ibid
[16] Ibid
[17] Ibid

[۱۸] تارِیخ عالم کی ڈکشنری از جان جے بٹ، تحقیق وترجمہ اخلاق احمد قادری، فیکٹ پبلشرز، ۲۰۱۹، لاہور ص، ۲۲۹

[19] Council Of Europe, Commissioner for Human Rights, Publication, The Commissioner, *https://www.coe.int/en/web/commissioner/the commissioner#:~:text=Welcome,Robles%20(1999%2D2006).* Pdf page 5, Cited September 17,2022
[20]Ygyakarta Principles, *Yogyakartaprinciples.org – The Application of International Human Rights Law in relation to Sexual Orientation and Gender Identity* . cited, September 17,2022
[21]National Assembly Of Pakistan, Publications, Download *https://na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf* page2, Cited. September 17, 2022
[22] Ibid
[23] Ibid
[24] Ibid
[25] Understanding the LGBT Communities, Obedin-Maliver J, et al. Lesbian, gay, bisexual, and transgender-related content in undergraduate medical education. JAMA. 2011;306(9):971–7. *https://link.springer.com/chapter/10.1007/978-3-319-19752-4_1*. Cited. September 19,2022
[26] Merriam Webster, Dictionary, *https://www.merriam-webster.com/dictionary/lesbian.* Cited September 19,2022
[27] Merriam Webster, Dictionary, *https://www.merriam-webster.com/dictionary/gay* Cited September 19,2022
[28] Merriam Webster, Dictionary, *https://www.merriam-webster.com/dictionary/bisexual.* Cited September 19,2022
[29]Merriam Webster, Dictionary, *https://www.merriam-webster.com/dictionary/transgender* . Cited September 19,2022

[۳۰] القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۱۳

[۳۱] صحیح البخاری، مکتبہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب، حدیث نمبر ۵۸۸۵

[۳۲] صحیح البخاری، مکتبہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب، حدیث نمبر ۵۸۸۶

[33] National Assembly Of Pakistan, Publications, Download *https://na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf* page۳, Cited. September 17, 2022
[34] Government Of India, My Government, Publications- *Constitution of India| National Portal of India* - Transgender Protection of Right Act 2020 PDf page 3, Cited September 18, 2022
[35] Government Of India, My Government, Publications- *Constitution of India| National Portal of India* - Transgender Protection of Right Act 2016 PDf page 6, cited September 18,2022
[36]*National Health Science United Kingdom , Gender dysphoria https://www.nhs.uk/conditions/genderdysphoria/#:~:text=Gender%20dysphoria%20is%20a%20term,harmful%20impact%20on%20daily%20life*. Cited. September 19,2022
[37]https://www.ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK532313/#:~:text=Gender%20dysphoria%20(GD)%20according%20to,termed%20%22gender%20identity%20disorder.%22
[38] European Union of Fundamental Rights, 7 0 (2 0 1 6) 4 0 7 – 4 0 9 *https://uroweb.org/science-publications pdf.* P2 Cited. September 19,2022
[39] European Urology, *https://www.europeanurology.com/article/S0302-2838(16)30179-8/fulltext* - cited September 19,2022
[40] European Union of Fundamental Rights, 7 0 (2 0 1 6) 4 0 7 – 4 0 9 *https://uroweb.org/science-publications pdf.* P5 Cited. September 19,2022
[41]National Library Of Medicines. The United States Of America. Ambiguous Genitalia In New Born Babies*, https://www.ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK279168/* Cited. September 17, 2022
[42] Gay Marriage Around the World | Pew Research Center . cited. September 18,2022

[43] Govt. of Pakistan, Family Law. *http://punjablaws.gov.pk/laws/777a.html, https://www.google.com/search?q=muslim+family+laws+ordinance%2C+1961+pdf&oq=muslim+f&aqs=chrome.1.69i59l3j69i57j0i512l3j69i61.48022j0j7&sourceid=chrome&ie=UTF-8. cited.* September 18,2022

[44] Govt. of Pakistan, Family Law. *http://punjablaws.gov.pk/laws/777a.html, https://www.google.com/search?q=muslim+family+laws+ordinance%2C+1961+pdf&oq=muslim+f&aqs=chrome.1.69i59l3j69i57j0i512l3j69i61.48022j0j7&sourceid=chrome&ie=UTF-8. cited.* September 18,2022

[٤٥] القرآن۔ سورۃ النساء۔ آیت نمبر ۱۱

[46] Senator Muhammad Mushtaq. Facebook Official Page, *https://drive.google.com/drive/folders/1CVF-Vr0bPV79sZHXFlgWEEor3B-49Sq ,* Cited. September 20,2022

[٤٧] القرآن۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۸۰

[٤٨] القرآن سورۃ الاعراف ۸۴

[٤٩] القرآن سورہ ھود آیت نمبر ۸۲

[50] Center of Disease and Prevention, Sexually Transmitted Diseases, *https://www.cdc.gov/msmhealth/STD.htm* Cited. September 19,2022

[51] Ibid

[52] Ibid

[53] Lesbian Health. *https://www.webmd.com/women/lesbian-health* Cited. September 19,2022

[54] ESPN, News& Updates. *https://www.espn.in/football/blog-fifa/story/4688784/fifa-reviews-transgender-rules-after-swimmings-change* cited. September 19,2022

[55] United Nation Women, How we workhttps*://www.unwomen.org/en/how-we-work/intergovernmental-support/world-conferences-on-women#:~:text=The%20United%20Nations%20has%20organized,series%20of%20five%2Dyear%20reviews* . Cited September 19,2022۔

[56] National center of Biotechnology, *https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC5951714/* cited September 19,2022

[57] Senate of Pakistan, Publications, Downloads, Amendment Bill on Transgenders Act 2018, *https://senate.gov.pk/en/publication.php?id=-1&catid=7&subcatid=62&cattitle=Publication?id=-1&catid=7&cattitle=Publications* .pdf page 1. Cited September 18, 2022.

[58] Ibid

[59] Ibid

[60] enate of Pakistan, Publications, Publications, Bills, Status, *https://senate.gov.pk/en/publication* . Cited September 16,2022

[61] Council of Islamic Ideology, Twitter *https://twitter.com/ciigov/status/1570667581878718464?ref_src=twsrc%5Etfw%7Ctwcamp%5Eembeddedtimeline%7Ctwterm%5Escreen-name%3Aciigov%7Ctwcon%5Es1* . Cited. September 19,2022

[62] Senator Muhammad Mushtaq. Facebook Official Page, *https://drive.google.com/drive/folders/1CVF-Vr0bPV79sZHXFlgWEEor3B-49Sq ,* Cited. September 20,2022

[٦٣] فتویٰ کونسل اسلامک فقہ اکیڈمی پاکستان۔

[٦٤] دارالافتاء اہل سنت، دعوت اسلامی ٹرانس جینڈر کی شرعی حیثیت، ریفرنس نمبر Sar7961 مورخہ ۱۰ ستمبر ۲۰۲۲

[٦٥] تغیر جنس کا مسئلہ طبی اور شرعی پہلو، از فداء اللہ، جامعہ دارالعلوم کراچی،

[٦٦] صحیح مسلم، مکتبہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب، حدیث:۱۷۷

[٦٧] القرآن، سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر ۲۳

[٦٨] القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۳۵

[٦٩] صحیح البخاری، مکتبہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب، حدیث نمبر ۲۵۵۸